بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الفضل بنایاب بیت یشاء واللہ ذو الفضل العظیم ... عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محمودا

روزنامہ

قادیان

الفضل

یوم دوشنبہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۳۵

ایڈیٹر: غلام نبی

قیمت سالانہ ۱۸ روپے — ماہوار ۱½ روپیہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلد ۳۵	یکم تبوک ۱۳۲۶ ھش	۱۵ شوال ۱۳۶۶ھ	یکم ستمبر ۱۹۴۷ء	نمبر ۲۰۱

١٩٦

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ ماہ ظہور۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق ۴ بجے شام کی اطلاع منظر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے نسبتاً بہتر ہے۔ احباب حضور کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔

آج ۸½ بجے صبح محلوں کی مساجد میں اجتماعی دعا ہوئی۔ اور روزہ رکھا گیا۔

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ کے اہم ارشادات —— احباب قادیان کے لئے

فرمودہ ۲۹ اگست ۱۹۴۷ء

قادیان ۲۹ اگست

آج سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے قادیان کے احباب کو خصوصیت سے مندرجہ ذیل ہدایات ارشاد فرمائیں۔

(۱) حالات خواہ کچھ ہوں مومن کو بہر حال انصاف۔ انکسار محبت شفقت اور رحم پر قائم رہنا چاہیئے اور اپنے دلوں کو بغضوں اور کینوں سے پاک رکھنا چاہیئے کہ نیک نمونہ دشمن کو بھی خیر خواہ بنا سکتا ہے۔ ہمیں ہر ہندو اور سکھ عورت اور بچے کی اپنی عورتوں اور بچوں کی طرح حفاظت کرنی چاہیئے۔

(۲) ایک خاص حد تک ظلم برداشت کرنے کے بعد اسلام نے ظلم کا مقابلہ کرنے کی اجازت دی ہے اور دنیا کی کوئی حکومت اسے ناجائز قرار نہیں دے سکتی۔ ظالم کے مقابلے کے وقت ایک مومن دس دس اشخاص پر بلکہ بعض اوقات سو سو اشخاص پر غالب ہو سکتا ہے۔ پس ظلم کا بہادری کے ساتھ مقابلہ کیا جانا چاہیئے خطرے کے وقت بھاگنا خود ہلاکت کو دعوت دینے کے مترادف ہوتا ہے

(۳) قادیان میں [illegible] کی کثرت ہے۔ اس لئے ضروریات زندگی کم ہو گئی ہیں۔ مٹی کے تیل کو چاندی کی طرح سنبھال کر رکھنا چاہیئے اور کم سے کم استعمال کیا جانا چاہیئے

(۴) دعاؤں [illegible] نہیں تم نے دیکھا [illegible] حالات خواہ کچھ ہوں [illegible] لیکن بندے کا کام یہی ہے۔ کہ وہ دعا مانگتا چلا جائے۔ اور کچھ نہ تھکے جو کچھ کرے [illegible] پر راضی رہے۔

آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اہم دعائیں

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے موجودہ ایام میں ذیل کی دعائیں خصوصیت کے ساتھ پڑھنے کا احباب جماعت کو ارشاد فرمایا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ نمازوں میں بھی اور اس کے علاوہ اٹھتے بیٹھتے چلتے پھرتے یہ دعائیں کرتے رہیں۔

(۱) اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّامَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ۔ میں اللہ تعالےٰ کے کلمات تامہ کے ذریعہ مخلوق کے شر سے پناہ چاہتا ہوں۔

(۲) بِسْمِ اللّٰہِ الَّذِیْ لَا یَضُرُّ مَعَ اسْمِہٖ شَیْءٌ فِی الْاَرْضِ وَلَا فِی السَّمَآءِ وَھُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ۔ اللہ کے نام سے جس کے ہوتے ہوئے نہ زمین میں کوئی چیز ضرر پہنچا سکتی ہے اور نہ آسمان میں اور وہی سننے والا اور جاننے والا ہے۔

(۳) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَعُوْذُ بِکَ مِنْ جَھْدِ الْبَلَآءِ وَدَرْکِ الشَّقَآءِ وَسُوْٓءِ الْقَضَآءِ وَشَمَاتَۃِ الْاَعْدَآءِ۔ اے اللہ میں بلا کی شدت سے شقاوت کا شکار بننے سے تقدیر کے برے مقدر سے اور دشمنوں کے خوش ہونے سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔

(۴) اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِنَا وَاٰمِنْ رَوْعَاتِنَا۔ اے اللہ ہماری کمزوریوں کی پردہ پوشی فرما۔ اور ہمارے خطرات کو امن سے بدل دے۔

(۵) اَللّٰھُمَّ سَجَدَ لَکَ سَوَادِیْ وَخَیَالِیْ وَاٰمَنَ بِکَ فُؤَادِیْ وَاَقَرَّ لَکَ لِسَانِیْ فَھَا اَنَا ذَا بَیْنَ یَدَیْکَ یَا عَظِیْمُ یَا غَافِرَ الذَّنْبِ الْعَظِیْمِ۔ اے اللہ میرا جسم بھی اور میرا خیال بھی تیرے لئے سجدہ کر رہے ہیں۔ اور میرا دل تجھ پر ایمان رکھتا ہے۔ اور میری زبان تیرے احسانوں کی مقر ہے۔ اب میں تیرے سامنے ہوں۔ اے باعظمت بادشاہ۔ اے گناہ عظیم بخشنے والے خدا

ملک عبد الرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر الفضل قادیان سے شائع کیا

(ڈیلر) روشن دین تنویر بی اے ایل ایل بی

ہم نے اپنے اعمال سے قرآن کریم کو نمایاں کرنا ہے

آج سے پہلے تقریباً چودہ سو سال ہوئے۔ کہ تمام دنیا آج کی طرح خدا تعالےٰ کو بھول کر بالکل دنیا پر گر گئی تھی۔ جو زندگی کی تعلیم انبیا علیہم السلام لائے تھے۔ فراموش ہو چکی تھی۔ یا انسانی تصرف سے ایسی محرف ہو چکی تھی۔ کہ اصل کو نقل سے پہچاننا مشکل ہو چکا تھا ہر طرف فسق و فجور کا دور دورہ تھا۔ انسان حقوق اللہ و حقوق العباد مطلقاً چھوڑ بیٹھا تھا۔ اور صرف خود غرضی اور نفسانیت کا بندہ بن گیا تھا۔ عبودیت صرف چند بت پرستانہ رسم و رواج میں مقید ہو کر رہ گئی تھی۔ الغرض کرۂ ارض ایک ظلمت کدہ بنا ہوا تھا۔ کیونکہ فلسفہ اور مادہ پرستی کے بادل اس پر چھا گئے تھے اس ظلمت میں اللہ تعالےٰ نے پھر روشنی کرنا چاہی۔ اس نے اپنے ایک مقدس بندے سیدنا حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کو چن لیا۔ اور کوثر کے پانی سے آپؐ کے دل کو دھو کر آپؐ پر اپنا کلام نازل کیا۔ اپنا زندہ کلام۔ جس کے اعجاز سے صدیوں کے مردے زندہ ہو ہو کر اٹھنے لگے۔ اور آہستہ آہستہ جوں جوں آیات نازل ہوتی گئیں زیادہ سے زیادہ زندگی پاتے چلے گئے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ نے اپنی نعمت پوری کی پوری ان کو دے دی۔ ہر سعید روح نے بقدر توفیق اس میں سے اپنا حصہ لیا۔ اور تمام کرۂ ارض اس نئے سورج کی شعاعوں سے منور ہو گیا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے یہ نور صحابہؓ کو پہنچا۔ انہوں نے تابعین کے سپرد کیا۔ اور انہوں نے تبع تابعین کے۔

لیکن امتدادِ زمانہ کے ساتھ جب نئی نئی قوموں اور نئے نئے ملکوں میں یہ نور پھیلنے لگا۔ تو ایسا ہوا کہ ان قوموں اور ملکوں میں جو ظلمتیں تہ بتہ جم گئی ہوئی تھیں۔ اور جو نہایت گہری ہو چکی تھیں۔ اس کے مقابلہ کے لئے نہیں چونکہ کھلے میدان میں تو تاب مقابلہ نہیں تھی۔ اس لئے حیلوں مکروں اور فریبوں سے اپنا کام نکالنا چاہا۔ اور اپنے بے نور ناپاک چہروں پر نور کے خول چڑھا چڑھا کر روحوں پر زنگار بن کر جمنے لگیں۔ یہاں تک کہ نور کی حقیقی روح کو بھی دبی ... تکو کے پر ظلمت کا ... چڑھ گیا کہ اس کی شکل پہچاننا مشکل ہو گئی۔ اور آخر ظلمتوں نے نور کا مصنوعی خول بھی اپنے چہروں سے اتار دیا۔ اور روحیں چونکہ خود مردہ سی ہو گئیں تھیں۔ اس لئے سمجھنے لگیں۔ کہ نور ہمیشہ کے لئے دنیا سے اٹھ گیا ہے دنیا میں ہر طرف تاریکی ہی تاریکی پھیل گئی۔ یہ دیکھ کر آسمان کے مقدس ملائکہ نور نازل پھر جوش میں آیا۔ اس نے ایک سعید روح کو چن لیا۔ اور اس کو کوثر کے پانی سے دھو دیا۔ تاکہ وہ اس نور کو جو دنیا میں پہلے ہی موجود تھا۔ مگر تاریکی کے زنگار آلود ... سے چھپ گیا تھا۔ از سر نو اس پر نازل کیا جائے اور دوسری روحوں کو بھی اسے از سر نو قبول کرنے کے قابل بنائے۔ کئی سعید روحیں جن پر زنگار کا پورا تصرف نہیں ہوا تھا۔ پھر زندگی کے آثار دکھانے لگیں۔ اور آہستہ آہستہ از سر نو زندہ ہو گئیں۔ کئی روحوں پر نور کا پرتو پڑا۔ تو تلملائیں۔ مگر تاریکیوں نے ان پر ایسا قابو پا رکھا تھا۔ کہ ان سے چھٹکارا حاصل نہ کر سکیں۔ اور دور سے نور کے چشمۂ صافی کو دیکھ دیکھ کر خیال کرنے لگیں۔ کہ وہ اس چشمہ کے قریب ہیں۔ حالانکہ وہ اس سے دور بہت دور رہیں۔ کیونکہ جب تک پھر آسمان کے تازہ نور سے ان کی آنکھوں کو بینائی نہ ملے۔ جو تاریکی کے زنگاروں کو پھاڑ دے۔ وہ اس نور کو بھی جو سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم پر نازل ہوا تھا۔ نہیں پا سکتی تھیں۔ اس طرح قرآن کریم کو اللہ تعالےٰ نے گویا از سر نو زندہ کر دیا۔ اور اسی طرح جس طرح پہلی بار ایک ایک آیت بتدریج نازل ہو کر رسول کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم اور صحابہ کرام کی زندگیوں میں مجسم کی گئی تھی۔ ایک بار پھر ایک ایک آیت کو سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کے صحابہ کی زندگیوں میں مجسم کیا گیا ہے۔ اور یہ سلسلہ چلتا رہے گا۔ تاآنکہ یہ پوری کی پوری وراثت تمام بنی نوع انسان کو حاصل ہو جائے گی۔ اور تاریکیوں کے زنگار روحوں سے ہمیشہ کے لئے دھل جائیں گے۔

آج تاریکیوں کا طاغوت اپنی پوری طاقتوں کے ساتھ میدان میں نکل آیا ہے۔ اور نور کے مقابلہ میں ان کو استعمال کر رہا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ آسمان سے کمک پہنچ چکی ہے۔ اس لئے وہ اپنا پورا زور لگا رہا ہے۔ یہ اسکی آخری جنگ ہے۔ اس نے اپنے آپ کو اور اپنے لشکروں کو ہر قسم کے ہتھیاروں سے لیس کر رکھا ہے۔ اور سر دھڑ کی بازی لگانے پر تلا ہوا ہے۔

اس کے مقابلہ میں الٰہی جماعت کے پاس صرف ایک ہی ہتھیار ہے۔ اور وہ ہے دعا۔ دعا کے ہتھیار سے ہی تاریکی کو زنگار رہنا بنا کر قرآن کریم کے نور کی ایک ایک شعاع کو اپنانا ہے۔ اس کی ایک ایک آیت کو اپنی زندگیوں میں بھرنا ہے۔ اور ایک ایک آیت کو اپنے اعمال میں نمایاں کرنا ہے۔ کیونکہ جب تک اسکی ایک ایک آیت ہمارے اعمال میں نمایاں نہ ہو گی۔ قرآن زندہ قرآن نہیں کہلا سکتا۔ تاریکیوں نے روحوں پر اس قدر تسلط حاصل کر لیا تھا۔ کہ ہزاروں آیات کلام اللہ پاک کی جو صحابہ نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہٖ وسلم کے اعمال میں نمایاں ہو کر دنیا میں ہر طرف زندگی کی رو پھیلانے میں کامیاب ہوئی تھیں۔ بیکار سمجھ کر منسوخ کر دی گئیں۔ اور ان کی جگہ قوموں کے اپنے تاریک فلسفیانہ خیالات اور توہمات نے لے لی۔ لیکن اللہ تعالےٰ نے ہمیں حکم دیا ہے۔ کہ ان آیات کو از سر نو اپنے اعمال میں اسی طرح نمایاں کریں۔ کہ جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے پہلے ایک دفعہ کیا تھا۔ تاکہ آفتاب کی ہر شعاع کو بروئے کار لایا جائے۔

الہامات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱) ۱۲ اگست ۱۹۰۶ء "شب گذشتہ کو میں نے خواب میں دیکھا۔ کہ اس قدر ٹڈی نوریں .... کہ تمام سطح زمین ان سے پُر ہے۔ ٹڈی دل سے زیادہ ان کی کثرت ہے۔ اس قدر ہیں کہ زمین کو قریباً ڈھانک دیا ہے۔ اور تھوڑے ان میں سے پرواز بھی کر رہے ہیں۔ جو نیش زنی کا ارادہ رکھتے ہیں۔ مگر نامراد رہے۔ اور میں اپنے لڑکوں شریف احمد بشیر کو کہتا ہوں۔ کہ قرآن شریف کی یہ آیت پڑھو۔ اور بدن پر پھونک لو۔ کچھ نقصان نہیں کرینگے اور وہ آیت یہ ہے:۔ وَاِذَا بَطَشْتُمْ بَطَشْتُمْ جَبَّارِیْنَ۔ پھر اس کے بعد آنکھ کھل گئی۔"

(۲) الہام ہوا۔ نصرت بالرعب۔ وقالوا لات حین مناص۔

(۳) قریباً نصف رات کے بعد الہام ہوا۔ صبر کر۔ خدا تیرے دشمن کو ہلاک کریگا۔

(بدر جلد ۲ نمبر ۳۳ صفحہ ۲ و الحکم جلد ۱۰ صفحہ ۳) (تذکرہ صفحہ ۶۴۱)

دعاؤں میں استقلال کی ضرورت

"استقلال سے دعاؤں میں لگے رہو۔ وہ لوگ جو جذباتی باتوں سے متاثر ہو کر چند دن جوش دکھاتے اور پھر جھاگ کی طرح بیٹھ جاتے ہیں۔ وہ اللہ تعالےٰ کی رحمت کے نہیں بلکہ اس کے غضب کے مستحق ہوتے ہیں۔ پس اپنے اندر بیداری اور ہوشیاری پیدا کرو۔ دوستوں کو ہوشیار اور بیدار کرو۔ اور کسی کو سست ہو کر بیٹھنے مت دو۔ پھر تم دیکھو گے کہ دنیا میں کس قدر تغیرات ہوتے ہیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری سنہ ۳۶ء مطبوعہ الفضل ۷/۳/۳۶ء)

دنیا کی ساری بادشاہتیں ہیچ ہیں

"دعا کے مقابلے میں دنیا کی ساری بادشاہتیں مل کر بھی ہیچ اور ذلیل ہو جاتی ہیں۔ اور جب خدا تعالےٰ کا ایک مسکین اور عاجز بندہ اپنی مسکنت کی چادر اوڑھ کر خدا تعالےٰ سے یہ کہتا ہے۔ کہ اے میرے رب تو میرا خالق اور میں تیرا بندہ ہوں۔ تیرا حق ہے کہ تو مجھ سے جو چاہے کرے۔ لیکن تیرے بندے مجھ پر کیوں ظلم کرتے ہیں۔ تب خدا تعالےٰ کی غیرت بھڑکتی اور بڑے بڑے جابر اور ظالم بادشاہوں کا اس طرح تختہ الٹ دیتی ہے۔ کہ ان کا نام و نشان تک مٹ جاتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۸ فروری سنہ ۳۶ء مطبوعہ الفضل ۷/۳/۳۶ء)

اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو

۱۹۳۹ء میں میں نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی خدمت میں ایک کاپی پیش کر کے عرض کی تھی۔ کہ حضور کوئی نصیحت اپنے دست مبارک سے تحریر فرما دیں۔ چنانچہ حضور نے اسی وقت مندرجہ ذیل مضمون تحریر فرمایا تھا۔ یہ قلمی تحریر میرے پاس موجود ہے۔ مگر چونکہ آج کل کے حالات کے پیش نظر کاغذات کا محفوظ رکھنا ایک مشکل امر ہے۔ اس لئے یہ تحریر شائع کرا رہا ہوں۔ تاکہ محفوظ ہو جائے احباب کو اس نصیحت پر خاص طور پر عمل کرنا چاہیئے۔ جو ایک جامع نصیحت ہے۔ والسلام (سید داؤد احمد)

اعوذ باللہ من الشیطٰن الرجیم
بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

انسان کو چاہیئے۔ اپنے ہر کام میں اللہ تعالیٰ کو یاد رکھے۔ اور مسلمان کے لئے یہ بھی ضروری ہے۔ کہ وہ یاد رکھے کہ وہ خدا کا سپاہی ہے۔ جس طرح دوسرے لوگ شیطان کے سپاہی ہیں۔ اگر شیطان کے سپاہی اپنے مقاصد کے لئے دن رات ایک کر کے کوشش کر رہے ہیں۔ تو خدا کے سپاہی کو ان سے زیادہ ہوشیار ان سے زیادہ سمجھدار ان سے زیادہ محنتی ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے

خاکسار۔ مرزا محمود احمد ۲۱ ۹/۳۹

"ہر کام کرتے وقت اس بات کو مدنظر رکھنا چاہیئے۔ کہ یہ کام اس مقصد کے خلاف اور اس سے دور لیجانے والا تو نہیں۔ جس کے لئے ہم پیدا کئے گئے ہیں۔ یہی خدا تعالیٰ کا قرب اور اس کی معرفت حاصل کرنے کا راز اور گر ہے" (الفضل ۵ ستمبر ۱۹۲۱ء)

"زندگی سے زیادہ شیریں اور لذیذ چیز"

وہ جماعت جس کے سامنے خدا تعالیٰ نے ایسے تازہ بتازہ نشان دکھائے ہیں۔ اور اب بھی دکھا رہا ہے۔ وہ خدا تعالیٰ کو کیا جواب دے سکتی ہے۔ اس کے ایمان میں تو اتنی تیزی اور شدت ہونی چاہیئے۔ کہ کوئی بات اس کو شکست کرنے والی نہ ہو۔ ہر قدم اس کا آگے بڑھے۔ اور اس طرح دیوانہ وار وہ خدا تعالیٰ کے دین کی خدمت کے لئے کھڑی ہو جائے۔ کہ اسے اپنی زندگی اور اپنی موت دونوں یکساں معلوم ہوں۔ بلکہ موت اسے زندگی سے زیادہ شیریں اور لذیذ معلوم ہو۔ کیونکہ موت میں مومن اپنے یار کے دیدار کو دیکھتا ہے۔

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۲۲ جون ۱۹۲۵ء مطبوعہ الفضل ۲۵ جون ۱۹۲۵ء)

درخواست دعا

منشی محمد صدیق صاحب انصاری کاتب اخبار الفضل کی اہلیہ بیمار ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرما دیں

مومن مشکلات اور مصائب کے وقت

زیادہ بہادر اور زیادہ دلیر ہو جاتا ہے

(از مولوی عبد الرحمٰن صاحب مبشر)

برادران کرام! آج کل جن پرخطر ایام میں سے ہم گذر رہے ہیں۔ یہ ایام حقیقتاً ہماری ترقی درجات اور بلند مقام حاصل کرنے کے ایام ہیں۔ جھوٹا ہے وہ شخص جو ان ایام کو نعوذ باللہ اپنی تباہی یا بربادی کے ایام سمجھتا ہے۔ سچا مومن کبھی تباہ و برباد نہیں ہو سکتا۔ اور نہ الٰہی سلسلوں کا حزب الشیطٰن کچھ بگاڑ سکتا ہے۔ پس اپنے سلسلہ کا تو ہمیں کوئی فکر نہیں ہونا چاہیئے۔ البتہ اپنے ایمان کا فکر ہونا چاہیئے۔ کہ کہیں خدانخواستہ ہم اپنے دعوے ایمان میں جھوٹے ثابت نہ ہوں۔ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین المصلح الموعود ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اپنی جماعت کو اس قسم کے حالات پیش آنے اور پھر ان حالات کا دلیری اور جرأت ایمانی کے ساتھ مقابلہ کرنے کے متعلق بار بار تلقین فرماتے رہتے ہیں۔ ذیل میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے ایک خطبہ جمعہ کا اقتباس دیا جاتا ہے تا احباب اسے غور سے پڑھیں۔ اور اس پر عمل پیرا ہو کر بڑی کامیابی اور کامرانی حاصل کریں۔ یہ خطبہ حضور نے ۸ جولائی ۱۹۲۱ء بمقام دھرمسالہ ارشاد فرمایا تھا۔

حضور فرماتے ہیں

"ہمارے دوستوں کو خاص طور پر سمجھنا چاہیئے۔ کہ پیدائش کی غرض و غائیت قرب الٰہی ہے۔ وہ کھاتے پیتے اٹھتے بیٹھتے وقت دیکھ لیں۔ کہ آیا اس غرض کے خلاف تو نہیں۔ ..... جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ اس کی ترقی راحت و آرام کا سامان خود خدا تعالیٰ مہیا کرتا ہے۔ دنیاوی اور دینی ترقی بھی اس میں ہے۔ کہ انسان خدا کا بندہ ہو جائے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر بہت مصائب آئے۔ مگر ان سے آپ پر کبھی خوف طاری نہیں ہوا۔ آپ کو جنگ احد کے وقت کفار نے پکارا کہ محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) کہاں ہیں۔ آپ نے صحابہ کو جواب دینے سے منع فرمایا۔ پھر کفار نے حضرت ابوبکر و عمرؓ کو پکارا۔ اور آپ نے خاموشی کا ہی حکم دیا۔ مگر جب کفار نے پکارا اُعْلُ هُبَل اُعْلُ هُبَل تب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی غیرت جوش میں آئی۔ اور آپ نے فرمایا کہ کیوں جواب نہیں دیتے اللہ اعلیٰ و اجل۔ اس سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ نبی کریم نے کبھی اپنی ذاتی اور اپنی جماعت کی عزت کو مدنظر نہیں رکھا۔ بلکہ آپ کے مدنظر ہمیشہ اللہ تعالیٰ کے نام کی عزت رہی ہے۔ مومن مشکلات اور مصائب کے وقت زیادہ دلیر اور بہادر ہو جاتا ہے۔ کیونکہ جو خدا کا ہو جاتا ہے۔ وہ کبھی ہلاک نہیں ہوتا۔ اگر اس پر مصیبتیں اور تکلیفیں دوسروں سے زیادہ آئیں۔ تو بھی وہ سلامت رہتا ہے۔ اور آگے سے بھی بڑھ کر [illegible] ترقی کرا کرتا ہے۔ [illegible]

مومن تو خدا کا اک اوزار ہی ہوتے ہیں

اللہ کے جو بندے ہیں کب رات کو سوتے ہیں
جو نیند کے ماتے ہیں اُن کے لئے روتے ہیں

معصوموں پہ ڈھاتے ہیں جو ظلم و ستم ناحق
وہ اپنی تباہی کا بیج آپ ہی بوتے ہیں

کوہ نور وہ ہیرا ہے جس کو کہ ہنسنے بھی
اس ہاتھ سے پاتے ہیں اس ہاتھ سے کھوتے ہیں

ظالم ترے دامن پر جو خون کے دھبے ہیں
کچھ اشک ندامت ہی دھوتے ہیں تو دھوتے ہیں

تنویر نگہباں ہے وہ اپنے شعائر کا
مومن تو خدا کا اک اوزار ہی ہوتے ہیں

(تنویر)

ہندوستان اور پاکستان کے زعماء فساد زدہ علاقوں میں

لیڈروں کی طرف سے امن بحال کرنے کی کوششیں

لاہور ۳۰ اگست۔ ہندوستان اور پاکستان کے وزراء نے مشترکہ طور پر مغربی اور مشرقی پنجاب کے فساد زدہ علاقوں کا دورہ کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ چنانچہ آج مسٹر لیاقت علی خاں وزیر اعظم پاکستان۔ پنڈت جواہر لال نہرو وزیر اعظم ہندوستان۔ سردار شوکت حیات خاں اور سردار سورن سنگھ بذریعہ طیارہ امرتسر روانہ ہو گئے۔ امرتسر میں کچھ دیر ٹھہرنے کے بعد یہ صاحبان بذریعہ موٹر ضلع گورداسپور گئے۔ اور چنانچہ انہوں نے گورداسپور میں پناہ گزینوں کے کیمپ دیکھے امید ہے کہ آئندہ دو تین دنوں میں یہ لیڈر ہوشیارپور۔ جالندھر۔ منٹگمری۔ لائلپور اور شیخوپورہ کے علاقوں کا بھی دورہ کریں گے۔ دیگر لیڈر۔ سردار بلدیو سنگھ ڈاکٹر گوپی چند۔ سردار عبدالرب نشتر اور شیخ کرامت علی آج صبح گوجرانوالہ۔ سیالکوٹ قصور۔ فیروزپور اور لدھیانہ وغیرہ کے اضلاع کا دورہ کرنے کے لئے روانہ ہو گئے ہیں۔ امید ہے کہ چار دنوں تک تمام لیڈر اپنے دوروں سے فارغ ہو کر واپس لاہور پہنچ جائیں گے

مصر اور برطانیہ کا جھگڑا سیکیورٹی کونسل میں

روس اور مصری نمائندوں کی تقریریں

لیک سکسس ۲۹ اگست مصر اور برطانیہ کا جو جھگڑا اتحادی اقوام کی سیکیورٹی کونسل میں پیش کیا گیا ہے اس کے سلسلے میں برازیل نے یہ قرارداد پیش کی تھی کہ ۱۹۳۶ء کے اینگلو مصری سمجھوتہ کے سلسلے میں مصر اور برطانیہ پھر آپس میں گفت و شنید شروع کریں۔ معلوم ہوا ہے کہ یہ قرارداد پاس نہیں ہو سکی۔ گیارہ میں سے چھ نے قرارداد کے حق میں ووٹ دئے۔ روس۔ کولمبیا اور شام نے اس ووٹنگ میں حصہ نہیں لیا۔ پولینڈ نے اس کے خلاف رائے دی۔ واضح رہے کہ قرارداد منظور ہونے کے لئے ضروری ہے کہ کم از کم سات اقوام اس کے حق میں ہوں۔ اور ان اقوام میں پانچ بڑی قومیں بھی شامل ہوں۔

روسی نمائندہ نے اس موقع پر تقریر کرتے ہوئے کہا۔ قرارداد میں پہلی خامی یہ ہے کہ ان وجوہ کو فراموش کر دیا گیا ہے۔ جن کی بناء پر پہلے مصر اور برطانیہ کی گفت و شنید ناکام ہوئی۔ دوسری برائی اس میں یہ ہے کہ بات چیت ایسے حالات میں شروع کرنے کے لئے کہا گیا ہے جبکہ برطانیہ کی فوج مصر میں موجود ہے۔ تیسری خامی یہ ہے کہ قرارداد میں سیکیورٹی کونسل کے ہاتھ سے اس مسئلہ کا فیصلہ کرنے کا اختیار چھین لیا گیا ہے۔

مصر کے وزیر اعظم نقراشی پاشا نے تقریر کرتے ہوئے کہا کہ کوئی قانونی دستاویز تاریخ کا رُخ نہیں بدل سکتی ۱۹۳۶ء کا اینگلو مصری معاہدہ گذشتہ زمانہ کی ایک یادگار ہے۔ جو اب وہم سے زیادہ حیثیت نہیں رکھتا۔ یہ قرارداد امن عالم کے لئے ایک خطرہ ہے مصر نے ایک سامراجی قوت کے ظلم کی شکایت کونسل کے سامنے پیش کی ہے۔

امید ہے کہ جلد ہی کولمبیا کی اس قرارداد پر بحث ہوگی۔ جس میں مصر سے تمام غیر ملکی فوجوں کو ہٹانے اور نہر سویز کی حفاظت کرنے کے لئے نیا سمجھوتہ کرنے کی سفارش کی گئی ہے۔

مشترکہ ڈیفنس کونسل کے اہم فیصلے

باؤنڈری فورس توڑ دی جائیگی — حملہ آوروں کو گولی سے اڑا دیا جائیگا

لاہور ۲۹ اگست۔ آج گیارہ بجے گورنمنٹ ہاؤس میں مشترکہ ڈیفنس کونسل کا اجلاس لارڈ ماؤنٹ بیٹن کی صدارت میں منعقد ہوا۔ اس میں ہندوستان اور پاکستان کے گورنر جنرل۔ وزیر اعظم کمانڈر انچیف۔ باؤنڈری فورس کے میجر جنرل ریس۔ مغربی اور مشرقی پنجاب کے گورنر شریک ہوئے۔ اجلاس اس نتیجہ پر پہنچا کہ اب شہروں کی حالت سدھر گئی ہے۔ لیکن دیہات میں ابھی حالت زیادہ تسلی بخش نہیں ہے۔ فساد اب ایسے علاقوں میں پہنچ گیا ہے۔ جو باؤنڈری فورس کی حدود سے باہر ہیں۔ گاڑیوں پر جو حملے ہو رہے ہیں ان میں سے ۷۵ فیصدی حملے باؤنڈری فورس کے علاقہ سے باہر ہوئے ہیں۔ ان حالات میں فیصلہ کیا گیا ہے کہ ۳۱ اگست اور یکم ستمبر کی درمیانی رات کو باؤنڈری فورس توڑ دی جائے۔ اور تمام علاقوں کا انتظام وہاں کی حکومت کو سونپ دیا جائے۔ باؤنڈری فورس کے مسلمان دستے پاکستان اور غیر مسلم دستے ہندوستان میں منتقل کر دئے جائیں گے۔

البتہ پناہ گزینوں کی حفاظت کا کام بدستور مشرقی پنجاب میں پاکستانی فوج۔ اور مغربی پنجاب میں ہندوستانی فوج سرانجام دے گی۔ لیکن یہ فوج علاقہ کے کمانڈر کے ماتحت ہوگی۔ یہ بھی فیصلہ کیا گیا کہ دونوں حکومتیں نظر بندوں کے کیمپ قائم کریں۔ جن میں مار دھاڑ کرنے والے لوگوں کو رکھا جائے۔ جو لوگ حملہ کرتے ہوئے پائے گئے انہیں فوراً گولی سے اڑا دیا جائے گا۔ فساد کو دبانے کے لئے دونو صوبوں میں ہوائی جہازوں سے بھی کام لیا جائے گا۔ پناہ گزینوں کی مدد کرنے والا عملہ بڑھا دیا جائے گا۔ نیز پناہ گزینوں کی جائدادوں کی حفاظت کرنے کے لئے دونوں حکومتیں نگران مقرر کریں گی۔ اور جن لوگوں نے ان جائدادوں پر ناجائز قبضہ جما رکھا ہے۔ ان کا قبضہ کسی حالت میں بھی تسلیم نہ کیا جائے گا۔

دونوں حکومتیں حالات پر قابو پانے کے لئے الگ الگ فوجی مراکز قائم کریں گی۔ اس کے علاوہ دونوں حکومتوں کا ایک مشترکہ فوجی ہیڈ کوارٹر لاہور میں قائم کیا جائیگا۔

"مشرقی پنجاب میں امن قائم کرو ورنہ ہم خطرہ میں ہیں!"

مغربی پنجاب کی اقلیتوں کی اپیل

لاہور ۳۰ اگست معلوم ہوا ہے۔ کہ مغربی پنجاب کے مختلف مقامات مثلاً لائلپور۔ ملتان۔ منٹگمری اور میانوالی کے ہندوؤں اور سکھوں کی طرف سے مشرقی پنجاب کی حکومت کو تاریں دی جا رہی ہیں کہ وہ صورت حالات پر جلد قابو پانے کی کوشش کرے اور اقلیتوں کا قتل عام روکے کیونکہ اگر مشرقی پنجاب میں مسلمانوں پر حملوں کا سلسلہ جاری رہا تو لازمی طور پر اس کے نتیجہ میں مغربی پنجاب کے غیر مسلموں کے جان و مال خطرہ میں پڑ جائیں گے۔

وزیر تعلیم پاکستان کا بیان

کراچی ۲۹ اگست پاکستان کے وزیر تعلیم مسٹر فضل الرحمٰن نے ایک بیان میں کہا مغربی اور مشرقی پنجاب کی حکومتیں مشرقی پنجاب میں امن قائم کرنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ مجھے یقین ہے کہ اگر وہ اپنی کوششوں کو اور تیز کر دیں۔ تو حالات قابو میں لائے جا سکتے ہیں۔ آپ نے کہا مغربی پنجاب میں بھی امن صرف اسی صورت میں برقرار رکھا جا سکتا ہے جبکہ مشرقی پنجاب میں امن ہو۔ کیونکہ ایک علاقہ کی بدامنی لازماً دوسرے علاقہ میں بھی بے چینی پیدا کر دینے کا موجب ہوتی ہے۔

کشمیر مسلم کانفرنس کے صدر کا بیان

سری نگر ۳۰ اگست کشمیر مسلم کانفرنس کے پریذیڈنٹ چوہدری حمید اللہ نے ایک بیان میں اس خبر کی تردید کی ہے کہ مسلم کانفرنس اقلیتوں کو دبانا۔ اور انہیں مرعوب کرنا چاہتی ہے آپ نے کہا ہماری جد و جہد کسی قوم یا فرقہ کے خلاف نہیں ہے۔